محمد رفیع نام رکھنے کا حکم

دارالافتاء اہلسنت (دعوت اسلامی)

سوال

کیا بچے کا نام محمد رفیع رکھ سکتے ہیں؟

جواب

بِسْمِ اللہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِکِ الْوَھَّابِ اَللّٰھُمَّ ھِدَایَۃَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

رفیع کا معنی ہے "عمدہ، نفیس، شریف وباعزت۔ وغیرہ" لہٰذا محمد رفیع نام رکھنے میں کوئی حرج نہیں۔ البتہ! بہتر یہ ہے کہ اولا بیٹے کا نام صرف "محمد" رکھیں کیونکہ حدیث پاک میں نام محمد رکھنے کی فضیلت اور ترغیب ارشاد فرمائی گئی ہے اور ظاہر یہ ہے کہ یہ فضیلت تنہا نام محمد رکھنے کی ہے۔ اور پھر پکارنے کے لیے "رفیع" نام رکھ لیں۔

نوٹ: اللہ تعالی کے ناموں میں سے بھی ایک نام رفیع ہے، لیکن یہ اللہ تعالی کے ساتھ خاص نہیں ہے، اذان کے بعد مانگی جانے والی دعا میں

اس لیے بندوں کا نام بھی رفیع رکھ سکتے ہیں۔

القاموس الوحید میں ہے "الرفیع: اعلی، عمدہ، نفیس۔ (2) باریک (3) بلند (4) بلند مرتبہ، بلند مقام (5) شریف وباعزت" (القاموس الوحید، صفحہ 650، مطبوعہ: لاہور)

کنزالعمال میں ہے

"إن للہ تسعا وتسعین اسما من أحصاھا کلھا دخل الجنۃ۔۔۔الرفیع"

یعنی: بے شک اللہ تبارک وتعالیٰ کے ننانوے نام ہیں، جو ان تمام کو یاد کرلے وہ جنت میں داخل ہوگا۔ (ان میں سے ایک نام) الرفیع (ہے)۔ (کنزالعمال، جلد 1، صفحہ 449، 450، حدیث: 1938، مؤسسۃ الرسالۃ)

علامہ ابن حجر عسقلانی علیہ الرحمہ فتح الباری شرح صحیح البخاری میں فرماتے ہیں:

"وقد تتبعت ما بقي من الأسماء مما ورد في القرآن بصيغة الاسم مما لم يذكر في رواية الترمذي وهي الرب الإله المحيط القدير الكافي الشاكر الشديد القائم الحاكم الفاطر الغافر القاهر المولى النصير الغالب الخالق **الرفيع**"

ترجمہ: اور میں نے ان باقی ناموں کا تتبّع کیا ہے جو قرآنِ کریم میں اسم کے صیغے کے ساتھ وارد ہوئے ہیں جن کا ذکر امام ترمذی کی روایت میں نہیں آیا۔ اور وہ یہ ہیں: الرَّب، الإِلٰہ، المحیط، القدیر، الکافی، الشاکر، الشدید، القائم، الحاکم، الفاطر، الغافر، القاہر، المولی، النصیر، الغالب، الخالق، **الرفیع**۔" (فتح الباری، جلد 11، صفحہ 349، دارالمعرفۃ، بیروت)

لفظ رفیع کا بندوں پر اطلاق :

کتاب الفتن لنعیم بن حماد میں ہے

”عن كثير بن مرة، قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: من أشراط الساعة أن يملك من ليس أهلا أن يملك، ويرفع الوضيع، ويوضع الرفيع“

ترجمہ : اللہ تعالیٰ کے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا : قیامت کی نشانیوں میں سے ہے کہ نااہل کو حکومت سونپی جائے گی اور کم تر کو بلند کیا جائے گا اور بلند مرتبہ کو پست کیا جائے گا ۔ (کتاب الفتن، رقم الروایۃ 696، ج 1، ص 244، مطبوعہ : قاھرہ)

علامہ ابن حجر عسقلانی علیہ الرحمۃ "المطالب العالية بزوائد المسانيد الثمانية" میں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا خطبہ ذکر کرتے ہیں کہ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جابیہ کے مقام پر خطبہ ارشاد فرمایا :

”أما بعد فإن هذا الفيء أفاءه الله عليكم الرفيع فيه والوضيع بمنزلة“

ترجمہ : بعد ازاں : یہ فَیْ جو اللہ نے تم پر لوٹایا ہے، اس میں رفیع (معزز) اور وضیع (کم تر) سب برابر کے درجے میں ہیں ۔ (المطالب العالیۃ بزوائد المسانید الثمانیۃ، ج 9، ص 526، دار العاصمۃ)

جو نام اللہ عزوجل کے ساتھ خاص نہیں ہیں، ان کے متعلق در مختار میں ہے

”وجاز التسمية بعلي ورشيد وغيرهما من الاسماء المشتركة ويراد في حقنا غير ما يراد في حق الله تعالى“

ترجمہ : اسمائے مشترکہ میں سے علی، رشید اور ان کے علاوہ نام رکھنا جائز ہے اور (ان اسما سے) جو معنیٰ اللہ تعالیٰ کے لیے مراد لیے جاتے ہیں ہمارے حق میں اس کے علاوہ معنیٰ مراد لیے جائیں گے ۔ (الدر المختار مع رد المحتار، کتاب الحضر والاباحۃ، جلد 9، صفحہ 688,689، مطبوعہ : کوئٹہ)

محمد نام رکھنے کی فضیلت :

کنز العمال میں روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا :

”من ولد له مولود ذكر فسماه محمدا حبالي وتبركا باسمي كان هو ومولوده في الجنة“

ترجمہ : جس کے ہاں بیٹا پیدا ہوا اور وہ میری محبت اور میرے نام سے برکت حاصل کرنے کے لئے اس کا نام محمد رکھے تو وہ اور اس کا بیٹا دونوں جنت میں جائیں گے ۔ (کنز العمال، جلد 16، صفحہ 422، حدیث : 45223، مؤسسۃ الرسالۃ، بیروت)

رد المحتار میں مذکورہ حدیث کے تحت ہے

”قال السيوطي: هذا أمثل حديث ورد في هذا الباب وإسناده حسن“

ترجمہ : علامہ جلال الدین سیوطی علیہ الرحمہ نے فرمایا : جتنی بھی احادیث اس باب میں وارد ہوئیں، یہ حدیث ان سب میں بہتر ہے اور اس کی سند حسن ہے ۔ (رد المحتار علی الدر المختار، کتاب الحظر والاباحۃ، جلد 9، صفحہ 688، مطبوعہ : کوئٹہ)

فتاوی رضویہ میں ہے "بہتر یہ ہے کہ صرف محمد یا احمد نام رکھے اس کے ساتھ جان وغیرہ اور کوئی لفظ نہ ملائے کہ فضائل تنہا انھیں اسمائے مبارکہ کے وارِد ہوئے ہیں۔" (فتاوی رضویہ، جلد24، صفحہ 691، رضا فاؤنڈیشن لاہور)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

مجیب: مولانا محمد انس رضا عطاری مدنی

فتوی نمبر: WAT-4536

تاریخ اجراء: 21 جمادی الثانی 1447ھ/13 دسمبر 2025ء

Dar-ul-IftaAhlesunnat (Dawat-e-Islami)

www.fatwaqa.com | daruliftaahlesunnat | DaruliftaAhlesunnat

Dar-ul-ifta AhleSunnat | feedback@daruliftaahlesunnat.net